# حضرت عباسؓ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

ساقیٔ الحرمین

# حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری راولپنڈی
فون : ۴۱۸۷۶۴

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظریاتی رشتے بڑے محکم ہوتے ہیں۔ لیکن خونی رشتے جب اعتقادی ناتوں سے ہم آہنگ ہو جائیں تو تہذیب و تمدن اور معاش و معاشرت کو بڑی مضبوط اساس میسر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن انقلاب اور حسن نظام کے لئے سب سے پہلے اپنا سارا تحریکی دباؤ اپنے کنبے قبیلے پر ڈالا اور دعوت کے لئے کام کا آغاز اپنے گھر سے فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک اقدام قرآن مجید کی اس ہدایت کے عین مطابق تھا۔

وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام نور آفریں اور دعوت تقدیر بدل کے لئے سب سے پہلے جن لوگوں نے دامن پسارا، کون نہیں جانتا کہ ان میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا نام سرفہرست آتا ہے داعی کا گھر اس کے حسن یا قبح کی دلیل ہوتی ہے۔ بجا طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رشتہ داروں کے ایمان لانے پر خوش ہوتے۔ اور ان کی دین سے دوری پر آپ کو قلق ہوتا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر دم یہ کوشش رہتی کہ وہ فیض رحمت افروز جو آدمیت اور انسانیت کے لئے باعث سعادت ہے۔ کسی بھی طرح آپکا خاندان اس سے محروم نہ رہے۔ یقیناً یہ آپکی کریمانہ توجہ ہی کا نتیجہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے آپ کے اقارب تاریخ ساز ثابت ہوئے۔

Marfat.com

وہ لوگ جنہوں نے صفحۂ ہستی پر اپنے جلی کارناموں کا نور بکھیرا ان میں ایک حضرت عباس بن عبدالمطلب بھی تھے۔

عرب معاشرہ میں حضرت عباس بن عبدالمطلب کی حیثیت معمولی نہ تھی۔ وہ محفل کے آدمی تھے۔ مجلسیں ان کے نام سے سجتی تھیں۔ کوئی بھی اہم فیصلہ ان کی رائے کے بغیر دشوار ہوتا۔ قریش مکہ انہیں "ذوالرای" کے لقب سے یاد کرتے۔ زائرین کعبہ کی خدمت کے لئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ پیش پیش رہتے۔ پانی پلانے کی ذمہ داری حضرت ہی کی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی عمر میں اتنا زیادہ فرق نہیں تھا۔ صرف دو تین سال ہی چھوٹے بڑے تھے۔ لیکن احترام کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی پوچھتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ہیں یا آپ تو حضرت عباسؓ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے سالوں میں عمر میری زیادہ ہے اور بڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ رشتہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا لگتے تھے۔ لیکن محبت کی اساس چچا بھتیجا ہونے سے زیادہ حسنِ عادات کی ہم آہنگی تھی۔ حضرت عباس سخی، فیاض اور غریب پرور تھے۔ بنو ہاشم کے ضرورتمندوں کی کفالت کرنا آپ اپنی زندگی کا حصہ بنائے ہوئے تھے۔ تدبر، فراست اور معاملہ فہمی جیسے آپ ہی کا خزانہ ہو۔ یقیناً حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زندگی میں یہی وہ بہترین عناصر تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے لگاؤ رکھتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت دعوتِ حق کا آغاز فرمایا نا عاقبت اندیش لوگ آپکی راہوں میں روڑے اٹکانے لگے۔ مخالفت اور مخاصمت کی آندھیاں چلنے لگیں۔ پرانی پرانی رفاقتیں دشمنیوں میں بدلنے لگیں اور رشتہ دار نسب و حسب بھولنے لگے ایسے سنگین حالات میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طرفدار رہے۔ اور آپ کی حفاظت میں کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہ کیا۔

بعض لوگ مُصر رہتے ہیں کہ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک خاندان میں کوئی کمی نظر آئے اور وہ اسے ہوا دیں۔ فکر کی یہ کجی اعتقادی نقطۂ نظر سے

Marfat.com

مناسب نہیں۔ مورخین میں سے بعض ایسے ہیں کہ جنہوں نے لکھا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ یا اس سے کچھ عرصہ پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ لیکن قرآن و شواہد اس بات پر دال ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام بزرگ صحابہ رضی اللہ عنہما کی فہرست میں آتے ہیں۔ رہا ان کا اسلام چھپانا تو یہ تحریک حق اسلام کی ضرورتوں کے لئے تھا۔ حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں لکھا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اہل مکہ کی خبریں لکھ لکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا کرتے تھے۔ تحریک حق کے لئے سراغ رسانی کے کام کی اہمیت کا اندازہ دفاعی مشاق ہی کر سکتے ہیں۔ اسلام کے اوائل دور میں بے شک یہ اہم کام حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہی بہتر طریقے سے سرانجام دے سکتے تھے۔ اور بلاشبہ اسلام کی یہ خدمت حضرت نے بدرجہ احسن نبھائی۔

حضرت ابورافع کی ایک حدیث ہے۔ آپ فرماتے ہیں

کُنتُ غُلَامًا لِلعباس بن عبد المطّلب وَکَانَ الْاِسْلَام
قَدْ دَخَلَنَا اَھْلَ الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمَ العبّاس، وَ
اَسْلَمَتْ اُمُّ الفَضْلِ، وَاَسْلَمْتُ .. .. .. !!
وَکَانَ العباس یَکْتُمُ اسلامہ

"میں عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا .. .. .. "
اور اسلام ہم گھر میں رہنے والوں پر داخل ہو چکا تھا .. .. !!
"پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ اسلام لائے .. .. .. "
"ام فضل اسلام لائیں .. .. .. .. "
"اور میں بھی اسلام لایا .. .. .. "

صرف اتنا ہوا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنے اسلام کو چھپائے رہے۔ یہ روایت بذات خود اس امر کا کھلا ثبوت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بدر

Marfat.com

سے پہلے اسلام لا چکے تھے۔

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عمِ محترم .. .. .. .."

"خانوادہ عبدالمطلب کی نازش .. .. .. .. .."

"فطانت قریش کی تابندہ دلیل .. .. .. .. .."

"شوریٰ و مشاورت کے اصول دان .. .. .. .."

"حرمین شریفین کے ساقی محتشم .. .. .. .."

"تحریک نبوت کے رازدان .. .. .. .."

"اقدار مہر و وفا کے پاسبان .. .. .. .. .."

"حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

حسن سیرت میں معروف تھے اور جمال صورت میں مشہور۔

عربوں میں آپ کی طولانی قدرت ضرب المثل تھی؛

کتابی چہرہ

شہابی رنگت

نازک جلد

لطیف نظریں

اور

مدبرانہ ادائیں

خاندان نبوت کی بہترین دلیل تھیں .. .. .. .."

نظریں اٹھتی تو بطل قریش دکھائی دیتے،

اور

نگاہیں جھکتیں تو خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا پورا منظر سامنے آجاتا۔

اُم القریٰ کے ٹیلوں کے سائے میں خدا کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب

Marfat.com

دعوت کا نور بکھیر رہے تھے۔ صدیق رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ تو ان کے ساتھ تھے ہی حضرت ابوطالب اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی پروانہ وار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دے رہے تھے۔ رات ہوتی یا دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کی کوشش کرتے۔ بنو کندہ۔ بنو ثقیف۔ بنو بکمہ اور بنو عامر وغیرہ کو جب رسول اللہ علیہ وسلم نے دعوت توحید دی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب "ہجرت مدینہ" کی دعوت دی گئی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اہل مدینہ سے جو گفتگو فرمائی، تاریخ اسے کبھی فراموش نہیں کر سکے گی۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اوس اور خزرج کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا

یا معشر الخزرج .. .. .. !!
اِنَّ مُحَمَّدًا مِنَّا حَیْثُ قَدْ عَلِمْتُمْ .. .. .. "
وَقَدْ مَنَعْنَاهُ مِنْ قَوْمِنَا فَهُوَ فِی عِزٍّ مِنْ قَوْمِهٖ .. .. .. "
وَمُنْعَةٌ فِی بَلَدِهٖ .. .. .. وَاِنَّهٗ قَدْ اَبَی الاالاغیار
اِلَیْکُمْ وَاللحوق بکم .. .. .. .. "
فانکم .. .. .. .. "
صفرابی العرب کیف تقاتلون عدوکم .. .. .. "

اے گروہ خزرج .. .. .. !!
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں جو مقام رکھتے ہیں اس سے تم بخوبی واقف ہو۔
ہماری قوم میں ہم سب ان کے محافظ ہیں۔ وہ اپنی قوم میں عزت رکھتے ہیں .. .. .. لیکن انہوں نے اب تمہارے پاس آنے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے۔ .. .. .. .. تو

Marfat.com

تم اس وقت جانتے ہی ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلانے کا مطلب کیا ہے۔ پورا عرب متحد ہو کر تم پر حملہ کر سکتا ہے۔ بھلا بتاؤ تو سہی کہ جنگ کسے کہتے ہیں اور تم دشمن سے کیسے لڑو گے۔۔۔۔؟؟

حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام کھڑے ہوئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے خطبہ پر یوں تبصرہ فرمایا:

"نحن ۔۔۔۔۔۔

واللہ ۔۔۔۔۔۔!!

اہل الحرب ۔۔۔۔۔۔"

غذینا بہا ۔۔۔۔"

ومرنا علیہا ۔۔۔۔"

وورثنا ہا عن اٰبائنا کابرا فکابرا ۔۔۔۔ نرمی بالنبل حتی تفنی، ثم نطاعن بالرماح حتی تکسر، ثم نمشی بالسیوف فنضارب بہا حتی یموت الاعجل منا او من عدونا

ہم ۔۔۔۔۔۔"

اللہ کی قسم ۔۔۔۔۔۔"

جنگجو لوگ ہیں ۔۔۔۔۔۔"

لڑائی ہم نے گھٹی میں لی ہے اور فن حرب و ضرب ہمیں وراثت میں ملا ہے۔

ہم دشمن پر تیر پھینکتے ہیں۔ جب وہ ٹوٹ جائیں تو پھر نیزوں سے حملہ کر دیتے ہیں۔ وہ بیکار ہو جائیں تو پھر تلواریں چلتی ہیں۔ یہاں تک کہ یا موت ہمیں آلیتی ہے اور یا پھر ہمارا دشمن برباد ہو جاتا ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ مان لیا کہ تم جنگ آزما لوگ ہو

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے خطبے کا صاف مطلب حالات سے پردہ ہٹانا

Marfat.com

تھا اور بے شک حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بصیرت نے ایمانی اور اعتقادی لحاظ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب کر دیا تھا۔

مدینہ شریف کی بات ہے کہ لوگ فوج در فوج حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن نور سے وابستہ ہو رہے تھے۔ مدینہ شریف کے افق سے سراج حق وجاہ و جلال طلوع ہو رہا تھا اور دوسری طرف افق مکہ سے جہالت کی گھنگور گھٹائیں اس کا رستہ روکنے پر مصر تھیں۔ مکہ شریف کے تاریک ماحول میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عم محترم حضرت عباس رضی اللہ عنہ شبانہ روز فراست و حکمت کے چراغ روشن کر رہے تھے۔ آپ کی ہر دم یہ کوشش رہتی کہ بغض اور حسد کی جلتی انگیٹھیاں ٹھنڈی پڑ جائیں۔ اور کفر کو جرات نہ ہو کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں اترے اس کے برعکس اللہ کو یہ منظور تھا کہ کفر اسلام کے اور باطل حق کے مقابلے میں آئے تاکہ اسے کاری ضرب لگائی جائے اور لوگوں پر کھل جائے کہ دین صرف سجدوں میں مزے لینے کا نام نہیں بلکہ جان دینے اور لینے کی بازی ہے۔ حالات ضرب و حرب کے بنتے جاتے اور مکہ شریف میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی دشواریاں بڑھتی جاتیں۔ ایک طرف ایمان کی ساکھ کا مسئلہ تھا تو دوسری طرف اپنی حقیقی حالت چھپانے کی فکر۔ ایک مورخ کے لئے یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو کفار کی ایک ایک حرکت سے واقف تھے۔ اس کے پس منظر میں کوئی نہ کوئی خفیہ ہاتھ ضرور آپ کی مدد کر رہا تھا۔ اہل عقل کے لئے یہ کہہ دینا ہرگز کافی نہ ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حق و باطل کی جانگسل جنگ میں صرف روحانی لوازمات پورے فرماتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک فعل کو علت اور سبب کے ناتے پرکھا جا سکتا ہے۔ اسی حقیقت کی روشنی میں ان مورخین کی بات قطعاً صداقت پر مبنی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ مکہ تشریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک کا خفیہ کام کرنے والے سپاہی تھے۔

آسمان نے یہ منظر بھی دیکھا کہ اہل باطل کیل کانٹوں سے لیس ہو کر اہل حق کے مقابلہ میں اترے۔ بدر کے میدان میں جب قریش غلامان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے مقابلہ میں صفیں درست کرنے لگے تو حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بھی حالات کی زنجیروں میں گرفتار کفر کی فوج میں نظر آنے لگے۔ حقیقت کی یہ صحیح تصویر حقیقت ہی کی آنکھ دیکھ سکتی ہے۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر ارشاد فرمایا کہ دورانِ جنگ عباس اور ابوالبختری کو قتل کرنے سے گریز کیا جائے۔ بعض بزرگوں نے تعریض کی کہ ایسے نہیں ہو سکتا۔ جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلالت مآب ہو کر فرمانے لگے کیا عم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کے قابل ہے۔ ... ؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری دیکھ کر معترض بزرگوں نے معذرت چاہ لی اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے درگزر فرما لیا۔

"غزوۂ بدر" میں حسن اتفاق کہ اسیروں میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی شامل مدینہ لائے گئے۔ رات کو مشکیں کس کر باندھ دیئے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی رات بے چین پایا گیا۔ پوچھنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بے چینی کی وجہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا کراہنا قرار دی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت و محبت کا پاس رکھتے ہوئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی رسیاں ڈھیلی کر دیں۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاس مساوات رکھتے ہوئے تمام قیدیوں کے بند ڈھیلے کرا دیئے۔

بدر کے قیدیوں کو جب فدیہ لے کر چھوڑا گیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بھی رہا کر دیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواہش ظاہر فرمائی کہ عباس رضی اللہ عنہ ادھر ہی رہ جائیں۔ لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا پہلے مکہ جاؤں گا اور پھر وہاں سے ہجرت کی نیت سے مدینہ کی طرف کوچ کروں گا۔ اس طرح حضرت عباس رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لے گئے اور پھر راہ خدا میں ہجرت فرمائی اور جاں نثارانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلہ میں خیبر پہنچ کر شامل ہو گئے، اور پھر سائے کی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے

Marfat.com

لگے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اِنّما العباس صنو ابی .. .. .. "

فمن اذی العباس فقد اذانی .. .. "

عباس رضی اللہ عنہ میرے والد کی نشانی ہیں .. ..

جس نے عباس رضی اللہ عنہ کو ایذا دی اس نے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دی ۔"

حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار وہ قافلۂ حق جو مستانہ وار اپنے قائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں فتح مکہ کے لئے بڑھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ، اس میں شامل تھے۔ اس موقع پر ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا سبب بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ بنے۔

اسلام قبول کرنے کے بعد ابوسفیان رضی اللہ عنہ جب واپس لوٹنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ ابوسفیان کو پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا کر دو تاکہ وہ اسلامی لشکر کا جلال اور ایمانی دلولہ دیکھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو لے کر پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہوگئے اور جب تک سارا اسلامی لشکران کے سامنے سے نہ گذر گیا وہ ادھر ہی کھڑے رہے۔

فتح مکہ کے بعد .. .. .. !!

معرکۂ حنین گرم ہوا .. .. .. "

نیزوں اور تیروں کی بارش ہونے لگی .. .. "

مسلمان .. .. .. !!

آج زعم ہوا کہ ہم کثرت میں ہیں ہمیں

کون شکست دے سکتا ہے .. .. .. "

اللہ کو یہ بات پسند نہ آئی اور پھر

ہوا جو ہوا .. .. .. ! ؟

Marfat.com

نقصان اور خسارا .. .. .. "

ہنگامہ مچا اور فتنہ و فساد میں لوگ آگے پیچھے

بھاگنے لگے .. .. .. "

ان نار خیز اور کلفت تاب گھڑیوں میں بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ثابت قدم رہے اور آپ کی سفید خچر کا عنانِ ناز حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے تھامے رکھا۔ دراں حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز لگائی۔

اِلَی اَیْنَ اَیُّھَا النَّاس .. .. .. "

ھَلُمُّوْا اِلَیَّ .. .. .. .. .. "

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب .. .. .. .. "

اَنَا ابن عبد المطلب .. .. .. .. "

کہاں جا رہے ہو لوگو .. .. .. "

میری طرف آؤ .. .. .. .. "

میں اللہ کا نبی ہوں جھوٹا نہیں

عبد المطلب کا فرزند ہوں۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ ان نازک حالات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، عباس رضی اللہ عنہ فضل رضی اللہ عنہ، جعفر رضی اللہ عنہ، ربیعہ رضی اللہ عنہ، اسامہ رضی اللہ عنہ، ایمن رضی اللہ عنہ اور تھوڑے سے لوگ اور رہ گئے تھے .... "

اور پھر وہ عورت کیسے بھولے گی جس نے بجلی کی طرح کوند کر سواری سنبھالی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف حفاظت کے لئے لپکی۔ حاملہ تھیں۔ پیٹ میں بچے نے حرکت کی تو دوپٹے سے پیٹ کو کس کر باندھ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

اُمِ سلیم تو .. .. .. .. ؟؟

Marfat.com

فرمانے لگیں .. ہاں یارسول اللہ .. !!

" میرے ماں باپ آپ پر قربان جنہوں نے

آپ کو اکیلا چھوڑا ہے وہ قتل کے سزاوار ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِنَّ اللہ قَدْ کَفٰی .. .. !!

بیشک اللہ کافی ہے .. .. .. !!

حضرت عباس رضی اللہ عنہ جہیر الصوت بزرگ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " عباس لوگوں کو میری طرف بلاؤ۔ یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہی تھے کہ حنین کی تپتی فضاؤں میں نعرہ زن ہوئے .. .. .. "

یا معشر الانصار .. .. .. !!

یا اصحاب البیعہ .. .. .. !!

اے انصار کے گروہ .. .. .. !!

اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے والو .. .. !!

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ندا کیا لگائی کہ ہر طرف سے لبیّک لبیّک کی صدائیں گونجنے لگیں اور ایک بار پھر جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔ اور اللہ نے مسلمانوں کو فتح و نصرت سے نوازا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ غزوہ تبوک سے لے کر حجۃ الوداع تک ہر مشکل اور اہم معاملہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حد درجہ تک عزت اور تکریم فرماتے۔ مجلس میں آپکو دائیں جانب بٹھایا جاتا۔ ابن عساکر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ مجلس میں تشریف فرما ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی جگہ ان کے لئے خالی کر دی اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ " اہل فضل کی فضیلت اہل فضل ہی جانتے

Marfat.com

ہیں۔" مستدرک حاکم میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عباس رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں عباس رضی اللہ عنہ سے ہوں۔

ایک مرتبہ کسی معاملہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض لوگوں کی شکایت کی کہ " یہ لوگ ہم سے بشاشت کے ساتھ نہیں ملتے۔" اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلالت مآب ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر دو آنکھوں کے درمیان رگ اُبھر آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمانے لگے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ مجھے عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں۔"

خلفاء کے دَور میں اگر حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر کسی کا گزر ہوتا تو وہ سواری سے اتر جاتے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو انہیں سواری پر بٹھا کر خود لگام تھام لیتے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دَور میں کسی شخص نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی توہین کر دی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑے مروائے اور فرمایا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے چچا کی عزت کریں اور میں ان کی توہین کرنے والے کو معاف کر دوں ایسے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حضرت عمر فاروق کے دور میں ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے پرنالے پر تنازعہ ہو گیا، اور حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے پرنالہ اکھیڑ دینے کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پرنالہ نصب کرایا تھا۔ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حقیقتِ حال کا پتا چلا تو فرمایا۔

اے ابو الفضل! خدارا مجھے معاف کر دو اور مجھے یہ خبر نہیں تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس جگہ پر پرنالہ نصب فرمایا تھا۔" حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اب میں نے اپنا حق حاصل کر لیا اور میں برضا و رغبت اپنا سارا مکان مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف کرتا ہوں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ رقیق القلب بزرگ تھے۔ خوفِ خدا سے ہمیشہ

Marfat.com

آپ پر گریہ وزاری کی کیفیت طاری رہتی۔ خدا ترسی کا یہ عالم تھا کہ لوگ آپ کے وسیلہ سے دعائیں مانگتے۔

۱۸ھ کی بات ہے ۔۔ ۔۔ ۔۔ !!

حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ

"خلیفہ راشد کی حیثیت سے اسلام کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

عروس البلاد میں قحط پڑ جاتا ہے ۔۔ ۔۔ !!

لوگ نماز استسقاء ادا کرتے ہیں۔

گناہوں کی معافی مانگی جاتی ہے۔ تسبیح وتہلیل

گریہ وزاری، آہ وبکا اور نالہ وفغاں ۔۔ ۔۔ "

ہر سمت ہر سو یہی دعا اور یہی طلب

کہ مولائے کریم باران رحمت ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

اور

باران رحمت ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تدبیر سوجھتی ہے اور آپ اپنا داہنا ہاتھ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ڈال کر دعا فرماتے ہیں ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

اے ہمارے رب ۔۔ ۔۔ ۔۔ !!

ایک وہ وقت تھا کہ ہم تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے بارش مانگتے تھے۔

اور آج ۔۔ ۔۔ ۔۔ !!

ہم ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عم مکرم عباس رضی اللہ عنہ کے ذریعے باران رحمت طلب کرتے ہیں

مولا بارش عطا فرما دے ۔۔ ۔۔ ۔۔ !!

Marfat.com

مسلمان ابھی اپنی جگہ بھی نہ چھوڑ پائے تھے کہ جل تھل ہو گیا۔ مدینہ کی گلیاں آب رحمت سے دھل گئیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو لوگ مبارک دینے لگے اور آپ کے ہاتھ چومنے لگے۔ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا :-

ھُنَالِکَ

" ... ...

ساقیُ الحرمین .. .. ..

" ... ...

ساقی حرمین آپکو مبارک ہو۔

حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے ایسا کیوں کیا .. .. .. "

اس لئے .. .. .. !!

کہ آپ جانتے تھے .. .. .. "

کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کو مدینہ والوں سے زکوٰۃ لینے کی ذمہ داری سونپی، اور آپ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے زکوٰۃ طلب کی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انکار فرمایا، بات جب دربارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عباس رضی اللہ عنہ سے دو سال کی زکوٰۃ پہلے ہی وصول کر رکھی ہے، عمر رضی اللہ عنہ .. .. !!

تمہیں عم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ جاننا چاہیئے۔

اس لئے کہ والد اور چچا ایک ہی درخت کی دو شاخیں ہوتی ہیں۔

جمعۃ المبارک کی پاک ساعتیں تھیں

اور

رجب المرجب کی ۱۴ یا پندرہ تاریخ اور ۳۲ ھ

کہ

"فخر البلاد" مدینہ شریف میں کسی نے ندا لگائی

کہ عم نبی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ مدینہ کی گلیاں اور کوچے لوگوں سے بھر گئے۔ کہتے ہیں، اہل مدینہ نے لوگوں کا اتنا ہجوم اس سے پہلے نہیں دیکھا

Marfat.com

تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور خانوادۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدتمندوں نے بصد آہ و کراہ اور گریہ و بکا عم نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو جنت البقیع میں دفنا دیا اور اس طرح

ایثار و مروت .. .. .. "

تقوی و ورع .. .. .. "

خلوص و محبت .. .. .. "

مہر و وفا .. .. .. "

خوف و رجا .. .. .. "

مواسات و اخوت .. .. .. "

درد و عشق .. .. .. "

شجاعت و عدالت .. .. .. "

علم و عمل .. .. .. .. "

آگہی و عرفان .. .. .. .. "

نور و رحمت .. .. .. .. "

طہارت و عفت .. .. .. .. " اور

بردِ احسان کا مجسمہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نیک لوگوں کے ساتھ میٹھی اور ابدی نیند سو گیا۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اپنے پیچھے آٹھ بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آپ ہی کے چراغ تربیت کی ایک نورانی کرن تھے۔

عم نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

ساقئ الحرمین کو امت کا سلام

Marfat.com

Marfat.com

حرف حرف دھڑکتا ہوا

لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اُترتی ہوئی!

# حضرت علامہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشقِ رسُول میں ڈوبی ہوئی رُوح پرور انقلاب انگیز تصانیف خُود پڑھیے، دُوسروں کو پڑھائیے۔

**تبصرہ (سورۂ یوسف سورۂ یٰسین)**
قرآن حکیم کی جمال آراء اور حکمت افروز تفسیر

**معجم اصطلاحات**
علمی وفنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ

**سنابلِ نور**
مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہ العزیز کی محافلِ نور کی حکایاتِ مہر و محبت

**صبحِ زندگی**
اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کیلئے حیاتِ جاوداں کا پیغام

**صفیرِ انقلاب**
خوابِ غفلت میں ڈوبے ہوئے افرادِ ملت کے لیے دعوتِ عمل

**پروقار محبت عزت نواز عشق**
حُبِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل

**سراغِ زندگی**
فلسفۂ عبادت پر ایک منفرد تحریر

**حقیقتِ تقویٰ**
تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف

- میلاد النبی بیانِ برکت
- حسن السمت
- فکرِ بنات
- فکرِ شباب
- معیارِ عمل
- بارِ امانت
- سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ
- ابو درداءؓ
- عبد الرحمٰن بن عوفؓ
- جعفر بن ابی طالبؓ
- مصعب بن عمیرؓ
- عباس بن عبد المطلبؓ
- صہیب بن سنانؓ
- بلال حبشیؓ
- ابو ایوب انصاریؓ

Marfat.com

حرف حرف دھڑکتا ہوا

لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اُترتی ہوئی!

# حضرت علاّمہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خُود پڑھیے، دُوسروں کو پڑھایئے۔

**تبصرہ (سورۂ یوسف سورۂ یٰسین)**
قرآن حکیم کی جمال آراء اور حکمت افروز تفسیر

**معجم اصطلاحات**
علمی و فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ

**سنابلِ نور**
مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہ العزیز کی محافلِ نور کی حکایاتِ مہر و محبت

**صبحِ زندگی**
اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کیلئے حیاتِ جاوداں کا پیغام

**صفیرِ انقلاب**
خوابِ غفلت میں ڈوبے ہوئے افرادِ ملت کے لیے دعوتِ عمل

**پروقار محبت عزت نواز عشق**
حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل

**سراغِ زندگی**
فلسفۂ عبادت پر ایک منفرد تحریر

**حقیقتِ تقویٰ**
تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف

- میلاد النبی بیانِ برکت ◆ حسن السمت ◆ فکرِ بنات ◆ فکرِ شباب ◆ معیارِ عمل ◆ بارِ امانت
- سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ ◆ ابُودرداؓ ◆ عبدالرحمٰن بن عوفؓ ◆ جعفر بن ابی طالبؓ ◆ مصعب الخیرؓ
- عباس بن عبدالمطلبؓ ◆ صہیب بن سنانؓ ◆ بلال حبشیؓ
- ابُو ایوب انصاریؓ

Marfat.com